10771 ـ نوافل كی قضاء كرنا

سوال

یہ کب کہا جا سکتا ہے کہ نفلوں کی قضاء نہیں، کیا اس لیے کہ اس کا وقت جاتا رہا ہے، جب ہمیں علم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات نفلوں کی بھی قضاء وقت ختم ہو جانے بھی ادا کرتے تھے مثلا وتر ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

کسی سبب کے ساتھ مقید نفل کا سبب جاتا رہے تو اس کی قضاء نہیں ہے اس کی مثال یہ ہے کہ: اگر سورج گرہن ہو جائے اور انسان سویا ہوا ہو اور اٹھنے کے بعد اسے علم ہوا کہ سورج گرہن ہوا تھا تو وہ نماز کسوف ادا نہیں کرے گا، کیونکہ اس سنت کا سبب جاتا رہا ہے.

اور اسی طرح اگر کوئی شخص مسجد میں داخل ہوا اور بہت دیر تك مسجد میں رہا اس لیے کہ وہ بغیر وضوء کے ہے، لیکن پھر اسے یاد آیا کہ اس کا تو وضوء ہے تو وہ اٹھ کر تحیۃ المسجد ادا کرنے لگے تو وہ تحیۃ المسجد ادا نہ کرے کیونکہ اس سنت کا محل جاتا رہا ہے.

اور اس میں ضابطہ اور قاعدہ یہ ہے کہ:

ہر وہ نفل جو کسی سبب کے ساتھ مقید ہے اس کی قضاء نہیں، مثلا وتر لیکن وتر کی قضاء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں نہیں کرتے تھے، بلکہ وہ وہ چاشت کے وقت بارہ رکعت ادا کرتے تھے، کیونکہ ان کے وتر کی تعداد زیادہ سے زیادہ گیارہ رکعات تھی، تو وہ وتر سے زیادہ کی قضاء کرتے تھے، لیکن وہ انہیں جفت بنا لیتے تھے کیونکہ اس کا وقت جاتا رہا تھا .